گورنر وادیٔ بلوچستان (ثغر) حضرت سنان بن سلمہ رضی اللہ عنہ کی دینی وسماجی خدمات کا تحقیقی جائزہ

A research review of the religious and social services of the governor of Wadi Balochistan, Hazrat Sinan bin Salma (RA)

دُر محمد* ڈاکٹر محمد شمیم اختر** محمد ثاقب***

ISSN (P) 2664-0031 (E) 2664-0023
DOI: https://doi.org/10.37605/fahmiislam.v7i1.3

Received: March 18,2024
Accepted: April 30, 2024
Published: June,2024

Abstract

This research review delves into the multifaceted religious and social services rendered by Governor Hazrat Sinan bin Salma (RA) in the historical context of Wadi Balochistan. The study aims to shed light on the significant impact of Hazrat Sinan bin Salma's leadership, particularly in the realms of religion and community welfare. It encompasses a comprehensive analysis of his life and accomplishments, offering insights into the dynamic interplay between religious devotion and societal betterment.

Hazrat Sinan bin Salma (RA) emerged as a prominent figure in the annals of Islamic history, revered for his unwavering commitment to Islamic values and his tireless efforts to uplift the people of Wadi Baluchistan. His religious services encompassed the establishment of mosques, religious schools, and the dissemination of Islamic teachings. These initiatives not only fortified the spiritual fabric of the region but also nurtured a sense of unity and belonging among the populace.

Furthermore, Hazrat Sinan bin Salma's (RA) social services extended

* ریسرچ سکالر ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک سٹڈیز، فیکلٹی سوشل سائنسز اینڈ ہیومینیٹیز ہمدرد یونیورسٹی کراچی۔

** اسسٹنٹ پروفیسر ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک سٹڈیز، فیکلٹی سوشل سائنسز اینڈ ہیومینیٹیز ہمدرد یونیورسٹی کراچی۔:m.shamim@hamdard.edu.pk

(Correspondence Author)

*** ریسرچ سکالر ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک سٹڈیز، فیکلٹی سوشل سائنسز اینڈ ہیومینیٹیز ہمدرد یونیورسٹی کراچی۔

beyond the confines of religion. He championed causes related to education, healthcare, and poverty alleviation. His administration implemented policies that promoted economic prosperity and social justice, resulting in a significant improvement in the quality of life for the residents of Wadi Balochistan.

This research review utilizes historical texts, accounts, and scholarly analyses to construct a comprehensive narrative of Hazrat Sinan bin Salma's (RA) life and contributions. It highlights his enduring legacy, which continues to influence the region's religious and social landscape to this day.

Hazrat Sinan bin Salma (RA) stands as a beacon of inspiration, exemplifying the harmonious coexistence of religious devotion and community service. This research review offers a glimpse into his remarkable life, emphasizing the profound impact he had on the religious and social milieu of Wadi Balochistan.

Keywords: Hazrat Sinan bin Salma (RA) ,Balochistan , religious devotion , societal betterment.

حضرت سنان بن سلمہ رضی اللہ عنہ ان خوش قسمت صحابہ میں سے ایک صحابی ہیں جن کا اسم مبارک خود سرکار دو جہاں جناب محمد رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے رکھا(1)

حضرت سنان بن سلمہ رضی اللہ عنہ کا تعارف:

حضرت سنان بن سلمہ کا شجرہ نسب:

آپ کا نام مبارک جیسا کہ عرض ہوا کہ رسول اللہ صلی علیم نے سنان رکھا۔ آپ کے والد کا نام سلمہ اور دادا کا نام صخر تھا، لیکن وہ اپنے نام صخر سے کم اور اپنے لقب "محبق" سے زیادہ مشہور ہوئے۔ آپ رضی اللہ عنہ کا شجرہ نسب گیارہویں پشت پر نبی کریم صلی اہم سے جاملتا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ کا شجرہ صاحب معرفہ الصحابہ، علامہابن مندہ نے یوں بیان فرمایا ہے

سنان بن سلمة بن الحيق والمحيق احمد صخر بن عقبة بن الحارث بن حصين بن الحارث بن عبد العزى بن وائل بن هذيل بن مدرك بن إلياس بن مضر بن نزار (2)

حضرت سنان بن سلمہ رضی اللہ عنہ کے ہم نام صحابہ کرام و تابعین عظام:

ڈاکٹر شازیہ رمضان اپنی 2016 میں جاری کردہ ریسرچ میں سنان نام کے افراد کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتی ہیں۔

صحابہ کرام و تابعین عظام میں بھی سنان نام افراد ہیں جن میں سے امام بخاری نے تاریخ کبیر میں چودہ ، حضرات کے نام ذکر کئے ہیں۔ اور ابو نعیم الاصفہانی (وفات ۴۳۰ھ-) نے دس ، کے اور ابن عبد البر نے تیرہ ، کے اور ابن اثیر کے اٹھارہ، کے اور حافظ ابن حجر (وفات (۸۵۲ھ) نے اکیس، نام بیان کئے ہیں۔(3)

حضرت سنان بن سلمہ رضی اللہ عنہ کی پیدائش:

جس سال فتح مکہ ہوا اسی سال بلکہ اسی دن حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ کے ہاں ایک بچہ کی پیدا ہوئی۔ اس سعادت مند بچے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں پیش کیا گیا۔ آپ نے پیار سے گود میں لیا۔ اپنے لعاب دہن اس خوش قسمت بچے کے منہ میں تھوکتے ہوئے اس بچے کے لیے برکت کی دعا کی اور اس کے بعد جنگ و حرب کی نسبت اور بچے کی دیدہ دلیری کو بھانپتے ہوئے اس کا نام سنان رکھا، سردار دو جہاں کی زبان اقدس سے نکلے اس مبارک نام کو سلمہ رضی اللہ عنہ نے اتنا پسند کیا کہ اسی دن سے اپنی کنیت "ابو سنان" اختیار کرلی، امام ابن ابی حاتم نے آپ کے بارے میں یوں لکھا ہیں

سنان بن سلمه المحبق ابو عبد الرحمن الهذلی قال ولدت فی یوم حرب کان النبی ﷺفذهب بی ابی الی رسول اللهﷺ فحنکنی و تفل فی فی ودعا لی و سمانی سنانا(4)

آپ کی تاریخ پیدائش کو امام محمد بن اسماعیل بخاری علیہ رحمہ، اپنی کتاب التاریخ الکبیر میں بھی بیان فرمایا ہے۔

قال وكيع حَدَّثَنِي ابْن سنان بن سَلَمَةَ عَنْ سنان بْن سَلَمَةَ قَالَ ولدت فِي يوم حرب كان للنبي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فسماه النَّبِيّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سنانا،(5)

وکیع بن سنان سے روایت کرتے کہ آپ جنگ کے دن پیدا ہوئے اور آپ ﷺ نے آپ کا نام سنا ن رکھا

حضرت سنان بن سلمہ رضی اللہ عنہ کا بچپن:

آپ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم مدینہ کے بچوں کے ساتھ نخلستان میں پڑے کھجور اٹھا رہے تھے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہا آئے آپ کو دیکھ کر دیگر بچے بھاگ گئے مگر میں (حضرت سنان بن سلمہ) کھڑا رہا۔ اور آپ سے کہا کہ زمیں پر پڑے کھجور اٹھا رہے تھے۔ آپ نے فرمایا اچھا دکھاؤ میں زمین پر پڑے کھجوروں کو جانتا ہوں۔ میں نے آپ نے دامن دکھایا تو آپ نے جھانک کر کہنے لگے ؛ آپ نے سچ کہا ہے۔ پھر آپ نے

جب مجھے جانے کو کہا تو میں نے عرض کی اے امیر المؤمنین جیسے آپ چلے جائیں گے تو یہ بچے مجھ سے کھجور لے اڑیں گے۔ یہ سن کر آپ نے مجھے اپنی معیت میں گھر پہنچایا۔(6)

اسی وجہ سے کہا گیا ہے کہ حضرت سنان بن سلمہ رضی اللہ عنہ اتفاق سے پیدا مکہ میں ہوئے، بچپن مدینہ میں گذارا، پلے بصرہ میں اور دفن پاکستان میں ہوئے

سنان کے معنی کی تحقیق:

لفظ سنان کے یہ چار معنی بیانکئے جاتے ہیں۔

- نیزے کا پھل
- دھار رکھنے اور تیز کرنے کا اوزار
- چھری وغیرہ پر سان رکھنے والا
- دھار رکھنے والا
- انہیں معنی کو ابن الانباری مشہور لغوی امام (المتوفی 328ھ) نے اپنی کتاب "**المذکر والمؤنث**" میں بیان کیا ہے

فويلي على عفراء ويلاً كأنه ... على الكبدِ والأحشاء حد سنانِ

اور اس کی وضاحت دو معنی کے ساتھ کی ہے:

" وهو الحجر الذي يحدد عليه السنان وجمعه: أسِنَّةٌ"یعنی " سنان " سے مراد دھاری دھار پتھر ہے کہ جس سے دھار لگائی جائے ، اور اسکی جمع" أسِنَّةٌ" آتی ہے -

- "سِنانُ الرمح في جمعه: أسِنَّةٌ"یعنی "سنان" سے مراد نیزے کا پھل ہے، اور اسکی جمع "أسِنَّةٌ" آتی ہے۔(7)
- اسی طرح مرتضی زبیدی نے " **تاج العروس من جواهر القاموس**" میں لفظ سنان کی ان الفاظ کے ساتھ وضاحت کی ہے:"سِنَانٌ حَشْرٌ وسِكِّينٌ حَشْرٌ "یعنی ایک تیز دانت اور ایک تیز چاقو۔(8)
- اسی طرح مشہور لغوی ابو نصر فرابی (المتوفی 393ھ) نے اپنی کتاب "**الصحاح تاج اللغة وصحاح العربية**" القاموس میں لفظ سنان کی ان الفاظ کے ساتھ وضاحت کی ہے:"سِنانٌ مُذَرَّبٌ" یعنی دھار رکھنے والا دانت یا آلہ۔(9)

(الصحاح تاج اللغۃ وصحاح العربیۃ، جلد 1، ص:127، مطبوعہ، بیروت)

- اسی طرح مشہور لغوی ابن منظور (المتوفی 711ھ) نے اپنی کتاب "**لسان العرب**" میں لفظ سنان کی ان الفاظ کے ساتھ وضاحت کی ہے:"سِنانُ الرمح"یعنی نیزے کا پھل۔(10)

پس منظر:

حضرت سنان بن سلمہ رضی للہ عنہ کی برصغیر پاک ہند آمد سے قبل کی چند ایک تاریخی واقعات:

آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو ہندوستان (برصغیر پاک ہند) میں جہاد کیلئے ارشاد فرمایا تھا، حضرت

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ نے ہم سے وعدہ فرمایا تھا کہ ہندستان میں مسلمان جہاد کرینگے اگر وہ جہاد میرے سامنے ہوا تو میں اپنی جان اور مال کو اس میں خرچ کروں گا اگر مارا جاؤں گا تو سب سے افضل شہیدوں میں داخل ہوں گا-(11)

عہد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور برصغیر پاک وہند:

آپ رضی اللہ عنہ کے دور مبارک میں مرتدوں اور نبوت کے جھوٹے دعویداروںکے قلع قمع کی وجہ سے برصغیر پاک وہند کی طرف کوئی خاص توجہ نہ دی جاسکی-

عہد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور برصغیر پاک وہند:

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے خلیفہ بننے کے بعد ایک مبصر سے بلوچستان کے علاقہ بدھ (کچی) کے مشہور شہر قندابیل (گنجابہ۔گنداواہ) کے متعلق کون معلومات مہیا کر سکتا ہے تو ایک شخص نے کہا۔یا امیر المومنین وہاں کا پانی خراب ہے پھل ادنا اور دشمن بہادر ہے اگر زیادہ آدمی ہوں تو بھوکے مر جائیں اور اگر کم ہوں تو ختم کر دیئے جائیں یہ سن کر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ مجھ سے کسی ایسے شخص کے بارے میں سوال نہ کرے جسے وہاں بھیجوں۔(12)

عہد حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور برصغیر پاک وہند:

امام یوسف رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ افریقہ خراسان اور سندھ کے بعض حصے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں فتح ہوئے-(13)

یہ واضح رہے کہ عرب مکران کے علاوہ برصغیر کے باقی تمام علاقوں کو سندھ وہند لکھتے تھے اور یہاں سندھ سے مراد بلوچستان کے علاقہ خضدار (قصدار) گنداوہ (قندابیل) وغیرہ ہیں۔

عہد حضرت علی رضی اللہ عنہ اور برصغیر پاک وہند:

اس عہد مبارک میں چار سپہ سالار صحابہ مع اپنے لشکر کے بلوچستان میں تشریف لائے

حضرت حارث بن مرہ العبدی رضی اللہ عنہ

حضرت الخریت بن راشد الناجی سامی رضیاللہ عنہ

حضرت عبداللہ بن سوید تمیمی شقری رضی اللہ عنہ

حضرت کلیب بن ابووایل رضی اللہ عنہ

اہل قلات نے بیس ہزار فوج کے ساتھ مسلمانوں کا مقابلہ کیا لیکن شکست کھا کر پسپا ہو گئے اور پہاڑوں میں چھپ گئے بعد میں جمع ہو کر پہاڑی راستوں کو بند کر کے مسلمانوں کو محصور کرنے کی کوشش کی لیکن مسلمانوں نے اللہ اکبر کے نعرہ کے ساتھ حملہ کیا اہل قلات کو خوف زدہ کر دیا کچھ قیدی بن کر مشرف بہ اسلام ہوئے۔(14)

عہد حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اور برصغیر پاک وہند:

حضرت امیر معاویہ کے دور میں 42 ھجری کو حضرت راشد بن عمر وجدیدی کی شہادت قیقان ۔کیکانان (قلات بلوچستان) میں ہوئی تو ابن زیاد نے حضرت سنان بن سلمہ رضی اللہ عنہ کو بلوچستان کا امیر بنا کر بھیجا اور اس پر فخر کیا کیوں کہ آپ حضور کے زمانہ میں پیدا ہوئے تھے۔راستے میں عالم رویا میں حضور کی زیارت نصیب ہوئی

آپ فرمار ہے تھے تمہارا والد تمہاری مردانگی اور شجاعت پر ناز کرتا تھا آج تیرا دن ہے اور آج بہت سی ولایتں تیرے قبضے میں آئینگی اور انکی اصلاح ہوگی۔(15)

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ ہی کے دور میں 47 ہجری کو قیقان (قلات) میں حضرت عبداللہ بن سوار العبدی رضی اللہ عنہ کی شہادت ہوئی تو آپ کو دوبارہ یہاں بطور گورنر بھیجوایا گیا۔(16)

اس سے یہ بات معلوم ہوئی کہ خلفائے راشدین کے دور سے اموی دور تک صحابہ بر صغیر پاک و ہند میں بر سر جہاد رہے اور حضرت سنان بن سلمہ رضی اللہ عنہ مختلف ادوار مین چار مرتبہ سر زمین بر صغیر پاک ہند (پاکستان) جہاد کرنے تشریف لائے-

حضرت سنان بن سلمہ کی بر صغیر پاک ہند آمد:

ہمیشہ سے مسلمان جذبہ جہاد سے سر شار رہے اور مدینہ سے نکل کر دور دراز علاقوں تک دین اسلام عام کیا بقول علامہ اقبال علیہ رحمہ

دشت تو دشت ہے دریا بھی نہ چھوڑے ہم نے
بحر ظلمات مین دوڑا دیئے گھوڑے ہم نے (17)

اور مخالفین سے جہاد کرتے رہے اسی غرض سے سر زمین پاک و ہند (ہندوستان اور پاکستان) بھی تشریف لائے جیسے سب سے پہلے 15 ہجری کو سر زمین پاکستان پر حضرت مغیرہ بن ابی العاص رضی اللہ عنہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور خلافت جہاد کی غرض سے دیبل (ٹھٹھ) کے مقام بمع لشکر قدم رکھا اور یو ں ہی یہ اعزاز آپ کو حاصل کہ آپ کی وجہ سے سند یعنی پاکستان میں مجاہدین اسلام صحابہ نے قدم رکھا،

اس کے بعد حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت امیر معاویہ رضی عنہ کے دور میں صحابہ جہاد کی غرض سے آتے رہے سن 42 ہجری میں جب حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو پتا چلا کہ سند کے لوگوں نے بغاوت کی ہے تو آپ نے حضرت عبد اللہ بن عامر کو حکم دیا کہ سند کی حالات پر نظر ثانی کریں، کسی قابل شخص کو وہاں بھیج دین، حضرت عبد اللہ بن عامر حضرت عبد اللہ بن سوار کو 4000 ہزار سپاہیوں کا لشکر دیے کر بسو سندھ روانہ کیا تا کہ وہاں جا کر حالات کو سنواریں، لیکن جب آپ کیکان، قیقان (قلات) کے مقام پر پہنچے وہاں کے لوگوں سے مقابلہ کرتے ہوئے لشکر اسلام کو شکست ہوئی (18)

حضرت سنان بن سلمہ رضی اللہ کے بر صغیر پاک ہند آنے کے ادوار:

- **پہلی مرتبہ آپ کی آمد:**

سن 48 ہجری میں جب حضرت عبد اللہ بن سوار رضی اللہ عنہ سندھ میں شہید ہوئے (سندھ اور خراسان جن کے زیر کمان تھے) تو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے حکم سے حضرت سنان بن سلمہ رضی اللہ عنہ آئے اور چند ہی دنوں میں ابتری دور کر کے حالت ایک دم بہتر کر دی، مکران، قیقان، اور قندابیل سرکشوں

کو جاد بایا، اور جنہوں نے سامنے آنے کی جرت کی، انہیں راستے سے ہٹایا گیا، تقریبا دو سال گزارنے کے بعد آپ معزول ہو کر واپس ہو گئے، اور آپ کی جگہ حضرت زیاد بن سفیان نے حضرت راشد بن عمرو جدی کو ولایت سونپی،

- **دوسری مرتبہ آپ کی آمد:**

سن 50 ہجری میں جب حضرت راشد بن عمرو جدی شہید ہوئے، تو مجبورا حضرت سنان بن سلہ رضی اللہ عنہ کو فوجی قیادت اپنے ہاتھ میں لینا پڑی اور والی بصرہ حضرت زیاد کو جب تک پتہ چلتا، تب تک آپ نے واپس آکر دشمن سے رشد بن عمرو رضی اللہ عنہ کا انتقام لے لیا تھا۔ حضرت زیاد رضی اللہ عنہ کو جب خبر ملی تو وہ اس سے بہت خوش ہوئے کیوں کہ انہوں نے آپ کو امیر بنانے کا حکم نامہ جاری کر دیا تھا،

- **تیسری مرتبہ آپ کی آمد:**

سن 62 میں جب حضرت منذر بن جارود رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تو عبید اللہ بن زیاد نے آپ کے بیٹے حضرت حکم بن منذر کو سندھ روانہ کیا، حکم بن منذر سے جب بات نہ بنی تو حضرت سنان بن سلمہ کی ضرورت محسوس کی گئی اور انہیں سندھ آنا پڑا، اور یہاں آکر حالات ٹھیک کر کے واپسی اختیار کر لی،

اس بار آپ یہاں کم مدت کیلئے آئے تھے اسی وجہ سے خلیفہ کے علاوہ کسی اور مؤرخ نے اس کا تذکرہ نہیں کیا ہے

- **چوتھی اور آخری مرتبہ آپ کی آمد:**

سن 75 ہجری میں ایک بار بھر سندھ مسلمانوں کے ہاتھوں سے نکلنے لگا تو مجبورا ایک بار پھر حضرت سنا بن سلمہ کی ضرورت محسوس ہوئی اور یوں آپ کو سندھ روانہ کیا گیا، سن 75 ہجری میں حجاج بن یوسف کے پاس خبر آئی کہ سندھ کے حالات روز بروز ابتر ہوتے جارہے ہیں اس لئے حجاج نے آپ کو بلایا اور سورت حال سامنے رکھدی، اور آپ اللہ کی رضا کیلئے اس سفر پر روانہ ہوئے اور جب آپ بلوچستان کے سرزمیں ضلع قصدار (خضدار) میں پہنچے تو دشمن نے آپ کو دھوکے سے خیر اوہ (براہوئی زبان میں اس کا معنی ہے خیر والی جگہ) کے مقام پر شہید کر دیا، اناللہ وانا الیہ راجعون،(19)

آپ رضی اللہ عنہ کے سن شہادت اور مزار کے بارے میں اہل علم کے درمیان بہت زیادہ اختلاف پایا جاتا ہے اس پر ان شا اللہ ہم اپنے مقالہ میں مستند اور معتبر کتب سے مکمل بحث کرینگے اور تمام خدشات دفع کرینے کی کوشش کریں گے،

حضرت سنان بن سلمہ رضی اللہ عنہ کی خدمات:

1)اسلامی نظام محاصل قائم کرنا:(ٹکس وصولی)

آپ رضی اللہ عنہ نے اپنی قائدانہ صلاحیتوں سے بہت ہی قلیل وقت میں علاقہ میں امن وامان قائم فرما کر لوگوں کا دل جیت لیا اس کے بعد آپ نے فورا معاشرہ کی فلاح اور بہبود کے لئے کام شروع فرمایا، آپ نے سب سے پہلے اسلامی نظام محاصل (ٹکس وصولی) قائم فرمایا تاکہ دولت جمع ہو کر صرف چند ہاتھوں میں نہ رہے بلکہ غریب اور متوسط لوگوں بھی اس تک رسائی ہو،

اس زمانہ جو ٹکس وصول کیا جاتا تھا اس کی تفصیل کچھ یوں تھی،(20)

خراج، جزیہ، اور عشر

خراج کی تعریف:

اسلامی حکومت کی طرف سے زمینوں پر لگائے ہوئے ٹیکس کو خراج کہتے ہیں۔

اور خراجی زمینوں کی 6 صورتیں ہوتی ہیں:

- مسلمانوں نے کفار کی زمین فتح کر کے وہیں کے باشندوں کو احسان کے طور پر وہ زمین واپس کر دی ہو یا دوسرے کافروں کو دے دی ہو۔
- وہ ملک کہ صلح کے طور پر فتح کیا گیا ہو۔
- یا ذمّی نے مسلمان سے عشری زمین خرید لی ہو۔
- خراجی زمین مسلمان نے خریدی ہو۔
- یا ذمّی نے بادشاہِ اسلام کے حکم سے بنجر زمین کو آباد کیا ہو۔
- یا بنجر زمین ذمّی کو دے دی گئی ہو۔
- یا اس بنجر زمین کو مسلمان نے آباد کیا، اور وہ خراجی زمین کے پاس تھی یا اسے خراجی پانی سے سیراب کیا جاتا تھا۔(21)

جزیہ

جزیہ کی تعریف:

وہ ٹیکس جو کسی ملک کو فتح کرنے کے بعد وہاں کی غیر مسلم آبادی سے لیا جاتا ہے۔ جو لوگ جزیہ دیتے تھے انھیں اہل ذمہ یا ذمی کہتے تھے۔ اور ان کی حفاظت حکومت کا فرض ہوتا تھا۔ (تلخیص)(22)

جزیہ اور خراج میں فرق:

جزیہ شخصی اور ذاتی محصول تھا جبکہ خراج علاقائی محصول جو زمین پر لگتا تھا۔

جزیہ کی مقدار:

جزیہ ہر بالغ مرد اور عورت سے اس کی مالی حیثیت کے مطابق نقد یا جنس کی صورت میں لیا جاتا تھا۔

رسول صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے زمانے میں یہ ایک دینار یا بارہ 12 دراہم سالانہ تھی، جبکہ حضرت عمر کے دور میں ملکی ضروریات اور محصول کی آمدنی میں بڑوتھری کے پیش نظر مالدار طبقے سے چار دینار، متوسط طبقے پر دو دینار اور نچھلے طبقے سے ایک دینار محصول وصول کیا جاتا۔ اس محصول سے عورتیں، نابالغ بچّے، بوڑھے، بیمار، اندھے یا لنگڑے، غلام، مسکین اور گداگر، دیوانے اور وہ غیر مسلم جنھوں نے اسلامی فوج میں شمولیت اختیار کی ہو، کو استثناء حاصل ہیں.

عشر کی تعریف:

عشر کا لغوی معنی ہے دسواں حصہ۔ اور شرعی اصطلاح میں عشر زمین کی پیداوار کی زکات ہے، جس کھیت کی زراعت میں سینچائی (پانی) کے لیے مشقت اٹھانی پڑے تو اس کی پیداوار میں سے نصف عشر یعنی بیسواں حصہ دینا واجب ہے اور جس کھیت کی زراعت میں مشقت کم ہو اس میں عشر یعنی دسواں حصہ دینا واجب ہے، (تلخیص)(23)

2) کیچ نامی شہر کی تعمیر:

حضرت سنان بن سلمہ رضی اللہ عنہ اپنی خداداد صلاحیتوں سے ملک میں امن قائم کرنے، نظام محاصل کی کو رائج کرنے کے بعد آپ نے پہلی بار قلعہ کے اندر کیز (کیچ) نامی شہر تعمیر کیا اور اسے اپنا مستقر دار الامارہ بنایا، اب بھی کیز یعنی کیچ میں اس قلعہ کے آثار موجود ہیں، (24)

خلاصہ:

حضور سرکار دو عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے کم و بیش ایک لاکھ 24 ہزار ساتھی ہیں جن کو صحابہ کرام کے نام سے معصوم کیا جاتا ہے جن کو رب العالمین نے رضی اللہ عنہ کا حسین تاج عطا فرمایا ہے، اور ایسا کیوں نہ ہو کہ نبی اخر الزماں صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے ظاہری وصال کے بعد یہی وہ نفوس قدسیہ ہیں جنہوں نے دین اسلام کی تبلیغ کی اور اشاعت اسلام کے لیئے دن رات ایک کیئے اپنی زندگی وقف کر دیں، کسی نے اپنے علاقے میں دیگر افراد کی تربیت کی تو کسی نے علاقے سے نکل کر سفر کو ترجیح دی اور دیگر اقوام عالم میں اسلام کا علم لے کر تشریف لے گئے اپنے خاندان اپنے مال اور اپنے تمام احباب کو چھوڑ کر دین اسلام کی اشاعت کے لیے تشریف لے گئے، انہی نفوس قدسیہ میں سے ایک ہستی حضرت سنان بن سلمہ رضی اللہ تعالی عنہ ہے جنہوں نے اپنے خاندان علاقے اور اپنا مال و متاسب کو پس پشت ڈال کر ایک مرتبہ یا دو مرتبہ نہیں بلکہ چار دفعہ آپ رضی اللہ تعالی عنہ نے سندھ کا سفر طے کیا اور دین اسلام کی تبلیغ کی اور نہ صرف لوگوں کو کلمہ اسلام سے روشناس کر کے مسلمان بنایا بلکہ اسلام کا ایک مکمل نظام حیات جو کہ حیات انسانی کے لیے ضروری ہے وہ نظام عطا کیا غریبوں اور مسکینوں کے لیے زکوۃ و عشر کا نظام قائم کر کے ان کے مالی حالات کو مستحکم کیا اور دین و دنیا دونوں میں اپنے ماتحتوں کو ترقی عطا فرمائیہ وہ دور تھا جب مسلمان عدل و انصاف اور معاشی ترقی کی انتہا پر تھے کیونکہ ان کا تعلق دین سے مضبوط تھا قران و حدیث سے تعلق تھا، آج اگر ہم پاکستان کے حالات پر ایک سر سری نظر ڈالتے ہیں تو ان حالات کی خرابی کی وجوہات میں سے ایک بڑی وجہ دین اسلام قران و حدیث اور سرکار دو عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی سیرت سے دوری ہے جس زمانے میں مسلمان ترقییافتہ نہیں تھے، اسی پاکستان کی سرزمین پر حضرت سنان بن سلمہ رضی اللہ تعالی عنہ تشریف لا کر مسلمانوں کو دین اسلام کے ذریعہ دینی اور دنیاوی دونوں اعتبار سے ترقی دیتے ہیں مگر اج تمام سہولیات تمام تعلقات ہونے کے باوجود پاکستان کے حالات بگڑتے جا رہے ہیں بات یہ ہے کہ یہ سہولیات و تعلقات قران و حدیث کی تعلیمات کے مطابق نہیں ہے اگر ان سہولیات کو انہی تعلقات کو قران و حدیث کے مطابق بروئے کار لایا جائے تو الحمد للہ یہ سرزمین ایک ایسی سرزمین ہے کہ جسے اقبال نے یوں کہا تھا،

نہ سمجھو گے تو مٹ جاؤ گے مسلمانوں
تمہاری داستان تک نہ رہے گی داستانوں میں

حوالہ جات وحواشی:

1. جدون، ڈاکٹر ضیاء اللہ خان، صحابہ کرام پاکستان میں، صفحہ:293، مکتبہ عزیزیہ، کراچی2022

Jadon ,Dr. zeya ul allah , sahaba kiram Pakistan me .p,293,maktaba azizia karachi addition 2022

2. ابن عبد البر، الحافظ ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد بن عبد البر، الاستیعاب فی معرفہ الاصحاب، جلد:1 صفحہ:684 مطبوعہ دار صادر بیروت1986

Abne abdul bar.alhafiz abo umar yousuf fbn abduallahbn abdulbar , Alastiab fi marifte ashab ,vol1,p684,matboadarsadrberot1986

3. رمضان، ڈاکٹر شازیہ، 2016ریسرچ بنظر یونیورسٹی کراچی

Ramzan,Dr,shazia,2016resarch paper.benazer unewrasti, karachi.

4. ابن ابی حاتم, الجرح والتعدیل، جلد:4 صفحہ:250، دائرۃ المعارف العثمانیۃ، حیدر آباد-الدکن

Abneabi hatim , aljarh w tadel vol,4,p 250,daerah almarif alusmania, hedrabad dakan.

5. بخاری، محمد بن اسماعیل، التاریخ الکبیر للبخاری، جلد:3، صفحہ:162، دائرۃ المعارف العثمانیۃ، حیدر آباد-الدکن،

Bukhari, Muhammad bn asmail , altarikh alkabir,vol,3,p162, daerah almarif alusmania hedara bad dakan

6. جدون، ڈاکٹر ضیاء اللہ خان، صحابہ کرام پاکستان میں، صفحہ:302، مکتبہ عزیزیہ کراچی، 2022

Jadon ,Dr.Jeya ul allo , Shaba kiram Pakistan me ,p 302,maktaba azizia karachi addition 2022

7. الانباری، لابی بکر محمد بن قاسم، المذکر والمؤنث، جلد:1، صفحہ:349، مطبوعہ، جمھوریۃ مصر العربیۃ، 2020

Anbari,labibarmuhammad bn Qasim,almuzakar wal monas,vo 1 ‹p349 aljmhoria mesralarbia,2020

8. الزبیدی، محمد بن محمد بن عبد الرزاق المرتضی، تاج العروس من جواھر القاموس، جلد:11 صفحہ:19، مطبوعہ، وزارۃ الإرشاد والأنباء في الكويت2008

Alzobidi,Muhammad bn Muhammad bn abdulrazaqalmurtza,tajul ul oros min jawahiralqamos , vol 11,p 19 , wazarat alarshad alanbari koyar2008

9. الجوہری، ابو النصر اسماعیل، الصحاح تاج اللغۃ وصحاح العربیۃ، جلد:1، صفحہ:127، مطبوعہ، بیروت

2009Aljohari,abo alnasr asmail, alsihahtaj alluga w siha alarabia , vol, 1p,27, berot 2009

10. الخزرجی،، محمد بن منظور الانصاری، لسان العرب، جلد:13، صفحہ:223، مطبوعہ، بیروت

Alkhzraji,muhammad bn manzor alansari,lisan alarab,,vol 13p 223,berot 2020

11. نسائی، امام عبد الرحمن، سنن نسائی، رقم الحدیث:3170، دار الکتب العلمیۃ2021

Nisae, amam abdurahman , snn nisae, hadis nambar 3170,daralkutub alelmia2021

12. ابن قتیبہ دینوری، ابو محمد عبداللہ بن مسلم بن قتیبہ دینوری، عیون الاخبار، جلد:2 صفحہ:199، مطبوعہ مصر2015

Abne qitibadinwri,abo Muhammad abduallah bn muslim binqitiba , auon alaKhbar, vol,2,p199,misr2015

13. ابویوسف، امام ابویوسف، کتاب الخراج، صفحہ:216، طبع ثانی قاہرہ1352ھ۔

abouosuf, kitab alkhiraj,216, qahira1352

14. براہوئی، ڈاکر عبدالرحمان، بلوچستان میں صحابہ کرام، صفحہ:132، مطبوعہ، براہوئی اکیڈمی کوئٹہ پاکستان2014

Birahoe,Dr, abdurahman, balochistan me sahaba kiram, p132,berahoe akadmi koeta2014

15. بلوچ، ڈاکٹر نبی بخش خان، چچ نامہ ، صفحہ:108 سندھی ادبی بورڈ حیدر آباد سندھ2008

Baloch,Dr,nabia bakhaxkhan,chach nama,p108,Sindhi adabi borad haidarabad sindh2008

16. ابن عبدالبر، الحافظ ابوعمر یوسف بن عبداللہ بن محمد بن عبدالبر، الاستیعاب فی معرفہ الاصحاب، جلد: اول صفحہ: 684، مطبوعہ دارصادر بیروت1986

Abne abdul bar.alhafiz abo umar yousuf fbn abduallahbn abdulbar , Alastiab fi marifte ashab ,vol1,p684,matboadarsadrberot1986

17. اقبال، علامہ، کلیات اقبال kuliat aqbal

18. بلوچ، ڈاکٹر نبی بخش خان، چچ نامہ اردو، صفحہ:108، سندھی ادبی بورڈ حیدر آباد سندھ2008

Baloch,Dr,nabia bakhaxkhan,chach nama,p108,Sindhi adabi borad haidarabad sindh2008

19. جدون، ڈاکٹر ضیاء اللہ خان، صحابہ کرام پاکستان میں، صفحہ:302، مکتبہ عزیزیہ، کراچی2022

Jadon ,Dr. zeya ul allah , sahaba kiram Pakistan me .p,302,maktaba azizia karachi addition 202 2

20. براہوئی ،ڈاکٹر عبدالرحمان ،بلوچستان میں عربوں کی فتوحات اور حکومتیں ،صفحہ:51، مطبوعہ زمرد پبلیکشنز، مستونگ1990

Bera hoe,Dr abdurhman,balochstan me arbon ki fotohat,p51,zumra pablishar mastung,1990

21. الکاسانی، علاؤدین ابوبکر بن مسعود، بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع، جلد:2 صفحہ:58، مطبوعہ العلمیہ بمصر1329ہجری

Alkasani, alaudin abobakar masod,badae sanaefitartib shae,voi4,p58,alilmia mser1329

22. اعظمی، مولانا امجد علی، بہار شریعت، حصہ نہم، صفحہ:238، مطبوعہ ممتاز اکیڈمی، لاہور پاکستان،2020

Azami,molana Amjad ali,bahare shariyat,vol,9,p238,Mumtaz akidmi lahor,2020

23. عابدین، محمد امین، حاشیہ ردمختار، جلد:5 صفحہ:592 مطبوعہ، دارالفکر بیروت، طبع ثانی1966

Abdin, muhammadamin,hashiyadure mukhtar,vol,5 p592,berot,1966

24. براہوئی،ڈاکٹر عبدالرحمان, بلوچستان میں صحبہ کرام، صفحہ:151، مطبوعہ، براہوئی اکیڈمی کوئٹہ پاکستان2014

Birahoe,Dr, abdurahman, balochistan me sahaba kiram, p151,berahoe akadmi koeta2014

25. عابدین، محمد امین، حاشیہ ردمختار، جلد پنجم صفحہ592 مطبوعہ، دارالفکر بیروت، طبع ثانی1966

Abdin, muhammadamin,hashiyadure mukhtar,vol,5 p592,berot,1966

26. براہوئی،ڈاکٹر عبدالرحمان, بلوچستان میں صحبہ کرام، صفحہ151، مطبوعہ، براہوئی اکیڈمی کوئیٹہ پاکستان2014